امام نسائی رحمہ اللہ کی شہادت کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں فضائل معاویہؓ بیان نہ کرنے کی وجہ سے شہید کیا گیا، یہ پرلے درجے کا جھوٹ ہے یہی وجہ ہے کہ تمام رافضی اسکی سند کی طرف منہ ہی نہیں کرتے کیونکہ انکو پتہ ہے روایت ہی جعلی ہے یاد رہے اسکی سند معرفة علوم الحديث للحاكم میں موجود ہے (عربی اور اردو ترجمے والے دونوں اسکینز نیچے موجود ہیں) سند کچھ یوں ہے کہ فحدثني محمد بن إسحاق الأصبهاني قال: سمعت مشايخنا بمصر يذكرون پس مجھ سے محمد بن اسحاق (بن محمد بن یحییٰ بن مندہ) الاصبهانی نے بیان کیا: میں نے مصر میں چند مشائخ (بزرگوں) کو یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا تھا، اب یہ مشائخ (بزرگ) کون ہیں یہ سب مجہول ہیں دنیا کی کسی کتاب میں اِنکا کوئی نام و نشان و پتہ تک موجود نہیں اِس لیے اس کوڑ کباڑ مجہول بزرگ بابوں والی جھوٹی روایت پر اسحاق جھالوی و مرزا جہلمی جیسے رافضی ہی یقین کر سکتے ہیں کیونکہ انکی بنیاد ہی جھوٹ پر قائم ہے

هذا الكتاب بسموع[1] عندنا . ومع ما جمع أبو عبد[2] الرحمن من الفضائل رُزق الشهادة في آخر عمره . فحدثني محمد بن إسحاق الإصبهاني قال سمعت مشايخنا بمصر يذكرون أنّ أبا عبد الرحمن فارق مصر في آخر عمره وخرج الى دمشق فسئل بها عن معاوية ابن أبي سفيان وما رُوى من فضائله فقال : لا يرضى معاويةَ رأساً برأس حتى يفضل ؟ قال : فما زالوا[3] يدفعون في حِضنَيه[4] حتى أُخرج من المسجد ثم حُمل الى الرملة[5] ومات بها سنة ثلاث وثلاث ماية وهو مدفون بمكة .

سمعت على بن عمر الحافظ غير مرة يقول أبو عبد الرحمن مقدّم على كل من يُذكر بهذا العلم من أهل عصره .

ومنهم أبو بكر محمد بن إ...

سمعت أبا بكر محمد بـ...

سمعت أبا العباس بن سر...

...يقنت أنه علم لا نحسنه نحن .

...م مجموعة عندى فى أوراق كثيرة وهى أشهر
...مصنفاته تزيد على مائة وأربعين كتابا سوى
...ة جزء فإن فقه حديث بَريرة ثلاثة أجزاء

...كلامه الذى أشار إليه إمام فقهاء عصره
...كثير من علومه . قرأت بخط أبى عمرو

...ل : «أبى» . (٣) بالأصل : «فما زال» .
... «خُصيَه» راجع تذكرة الحفاظ ج ٢ ص ٢٤٣
...هامش ش ، صوابه : «الرملة» .
...) خ ، ش ، صف : «قال الحاكم» .

كتاب
معرفة علوم الحديث

تصنيف
الإمام الحاكم أبى عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ النيسابوري
رحمه الله

اعتنى بنشره وتصحيحه والتعليق عليه مع ترجمة المصنف
الأستاذ الدكتور
السيد معظم حسين ... (أكسن)

منشورات
المكتب التجاري للطباعة والتوزيع والنشر بيروت

هذا الكتاب بسموع عندنا[١] . ومع ما جمع أبو عبد[٢] الرحمن من الفضائل رُزق الشهادة في آخر عمره . فحدثني محمد بن إسحاق الإصبهاني قال سمعت مشايخنا بمصر يذكرون أن أبا عبد الرحمن فارق مصر في آخر عمره وخرج الى دمشق فسئل بها عن معاوية ابن أبي سفيان وما رُوي من فضائله فقال : لا يرضى معاوية رأسا برأس حتى يفضل ؟ قال : فما زالوا[٣] يدفعون في حِضنيه[٤] حتى أُخرج من المسجد ثم حُمل الى الرملة[٥] ومات بها سنة ثلاث وثلاث مائة وهو مدفون بمكة .

سمعت علي بن عمر الحافظ غير مرة يقول أبو عبد الرحمن مقدم على كل من يُذكر بهذا العلم من أهل عصره .

ومنهم أبو بكر محمد بن إس...

سمعت أبا بكر محمد بن ...

سمعت أبا العباس بن سريج ...

... يقول نظرت

... يقنت أنه علم لا نحسنه نحن .

... م مجموعة عندي في أوراق كثيرة وهي أشهر ... صنفاته تزيد على مائة وأربعين كتابا سوى ... جزء فإن فقه حديث بَريرة ثلاثة أجزاء

... كلامه الذي أشار إليه إمام فقهاء عصره ... كثير من علومه . قرأت بخط أبي عمرو

... ل : «أبي» . (٣) بالأصل : «فما زال» .

... «خُصيَه» راجع تذكرة الحفاظ ج ٢ ص ٢٣٣

... هامش ش ، صوابه : «الرملة» .

...) خ ، ش ، صف : «قال الحاكم» .

راوی کہتا ہے میں نے مصر کے مشائخ سے یہ قصہ سنا تھا

كتاب

معرفة علوم الحديث

تصنيف

الإمام الحاكم أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ النيسابوري

رحمه الله

منشورات

المكتب التجاري للطباعة والتوزيع والنشر بيروت

سند معرفۃ علوم الحدیث للحاکم اردو ترجمے والی کتاب کا اسکین بھی دیکھ لیں یہاں سے بھی سند دیکھ لیں سند میں مجہول مشائخ موجود ہیں روایت سخت ضعیف ہے اس لیے عوام کو وہاں سے سنا دی جاتی ہے جہاں اسکی سند ہی نہیں ہوتی

...یب نسائی بھی ہیں۔

...ئمۂ اہلِ اسلام کا ذکر کرتے سنا ہے جن کو انھوں
...رحمان کے ذکرے کرتے تھے۔

...دیث کو اور انھوں نے مامون مصری حافظ کو یہ
...الرحمان کے ساتھ ایک کھانے پر طرسوس کی طرف
...ماعت یکجا ہوگئی۔ حفاظ حدیث میں عبداللہ بن
...الاذان اور کیجہ وغیرہ موجود تھے۔ اب سبھوں نے
...یت کس کی ہے۔ نتیجے میں ان سبھوں نے مل کر
اپنا اجماعی فیصلہ ابوعبدالرحمان نسائی کے حق میں دیا۔

حاکم کہتے ہیں کہ: فقہ حدیث میں ابوعبدالرحمان کی باتیں اتنی ہیں کہ یہاں ان سب کا تذکرہ دشوار ہے جس نے ان کی کتاب سنن نسائی پر غور کیا ہے وہ ان کے حسن کلام سے متحیر ہو کر رہ گیا حالانکہ ہمارے نزدیک یہ کتاب مسموع نہیں ہے۔ ابوعبدالرحمان میں جو فضائل یکجا تھے انہی کے طفیل انھیں آخر عمر میں درجۂ شہادت نصیب ہوا۔ مجھ سے محمد بن اسحاق اصبہانی نے بیان کیا کہ میں نے اپنے مشائخ کو مصر میں یہ ذکر کرتے سنا ہے کہ ابوعبدالرحمان نے اپنے آخری حصۂ عمر میں مصر کو خیرباد کہا اور دمشق چلے گئے۔ وہاں ان سے معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے متعلق روایاتِ فضائل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ: لا یرضی معاویۃ رأساً برأس حتی یفضل؟ معاویہ کسی کی ہمسری سے اس وقت تک خوش نہیں ہوسکے جب تک انھیں افضل نہ بنایا جائے۔ پس لوگوں نے ان کے پیٹ میں دھکے دینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ مسجد سے باہر کر دیئے گئے اور رملہ پہنچا دیئے گئے جہاں ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور مکے میں مدفون ہوئے۔

میں نے علی بن عمر حافظ کو متعدد بار یہ کہتے سنا ہے کہ: ابوعبدالرحمان اپنے دور کے

معارف حدیث

معرفۃ علوم الحدیث

(لابی عبداللہ الحاکم النیساپوری)

تصحیح وتعلیق

از

ڈاکٹر سید معظم حسین

ترجمہ

مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ

کلب روڈ۔ لاہور۔ پاکستان

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کی سند میں موجود مجہول مشائخ کی وجہ سے اس قصہ کو ضعیف قرار دیا، باقی ہم تمام دشمن معاویہؓ کو قیامت تک کے لیے چیلنج کرتے ہیں اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو اس واقعہ کی کوئی ایک صحیح سند پیش کر دو، خدا کی قسم! ہم اسی وقت شکست لکھ دیں گے

رحمہ اللہ
حافظ زبیر علی زئی
HAFIZ ZUBAIR ALIZAI

امام نسائی رحمہ اللہ کی وفات کا قصہ
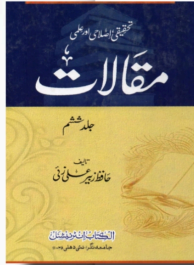
امام نسائی یعنی ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر النسائی رحمہ اللہ (م ۳۰۳ھ) کا شمار حدیث کے مشہور اماموں میں ہوتا ہے اور ان کی کتاب: سنن نسائی کتب ستہ میں شامل ہے۔ امام نسائی کے بارے میں عوام و خواص میں یہ قصہ مشہور ہے کہ انھیں شام کے ناصبیوں نے بہت مارا تھا اور وہ اسی مار کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔

اس قصے کی روایات کا مختصر اور جامع جائزہ درج ذیل ہے:

۱) حاکم نیشاپوری نے فرمایا:

"فحدثني محمد بن إسحاق الأصبهاني قال: سمعت مشايخنا بمصر يذكرون أن أبا عبد الرحمٰن فارق مصر في آخر عمره و خرج إلى دمشق فسئل بها عن معاوية بن أبي سفيان و ما روي في فضائله فقال: لا يرضى معاوية رأسًا برأس حتى يفضل ؟! قال: فمازالوا يدفعون في حضنيه حتى أخرج من المسجد ثم حمل إلى مكة و مات بها سنة ثلاث و ثلاثمائة وهو مدفون بمكة."

پس مجھ سے محمد بن اسحاق (بن محمد بن یحیٰی بن مندہ) الاصبہانی نے بیان کیا: میں نے مصر میں اپنے استادوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابو عبدالرحمٰن (النسائی) نے آخری عمر میں مصر کو الوداع کہا اور دمشق کی طرف چلے گئے تو وہاں اُن سے معاویہ بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں پوچھا گیا اور ان کے فضائل کی روایات کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: کیا معاویہ اس پر راضی نہیں کہ ان کا معاملہ برابر برابر ہو جائے؟ چہ جائے کہ انھیں فضیلت دی جائے؟! کہا: لوگ انھیں سینے (یا خصیوں) پر مارتے رہے حتیٰ کہ وہ مسجد سے نکال دیئے گئے پھر انھیں اٹھا کر مکہ لے جایا گیا اور وہ وہیں ۳۰۳ھ میں فوت ہوئے اور مکہ میں دفن ہوئے۔ (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم ص ۸۳ ح ۱۸۲، وعنہ ابن نقطہ فی التقیید ۱/۱۵۴)

اس روایت کی سند میں "مشائخنا" سارے مشائخ مجہول ہیں لہٰذا یہ سند ضعیف ہے